# الأحزَاب

(Al-Ahzab)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

یہ سورۃ موضوع کے لحاظ سے "ولایت نبی" سے متعلق ہے اس لیے اس میں مملکت کے حوالے سے احکام ملیں گے۔

اگر آپ اس سے پہلی سورہ السجدہ کی آیات ۲۸۔۲۹ اور ۳۰ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ کفّار اس تبدیلی کا مطالبہ کر رہے تھے جو

الساعۃ کہلاتی ہے۔

اگلی سورہ سورہ السبا ہے جس کی ابتدائی آیات ایک اور دو میں اللہ کے علم اور حکمت کی بات کرنے کے بعد الساعۃ کا ذکر ہے جس کا

مطلب ہے کہ سورہ الاحزاب میں اس الساعۃ کے متعلّق بات کی گئی ہے۔اور اسی لیے اس سورہ کا نام بھی الاحزاب ہے کہ اس میں لشکر اور اس سے متعلّق بات کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ اس سورہ میں مملکت الٰہیہ کے اطراف سے ان قبائل کے متعلق بھی بات کی گئی ہے جو مملکت میں بطور شہری اور حکام شامل ہونے کے خواہش مند تھے۔ان افراد میں قبائل کے سردار بھی تھے جن کے ساتھ ان کے عوام بھی مملکت خداداد کی اہم ذمہ داریوں میں شریک ہونا چاہتے تھے۔

مفسّرین نے اس سورۃ کی تفاسیر میں اسلام اور رسول اللہ کو بدنام کرنے کی غرض سے ایک گھناؤنی کہانی گھڑی ہے جو کسی بھی سلیم الفطرت انسان کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔

اس لیے آگے بڑھنے سے پہلے چند الفاظ پر غور کر لیا جائے تو الفاظ خود اپنے معنی متعین کر لیں گے۔اس سورۃ میں ام ، ابن ، اب ، زوج کے الفاظ قابل غور ہیں۔

امّ: مادہ ا م م معنی: ''ماں بننا۔قیادت کرنا، جڑ بنیاد، لیڈر''۔استعمالات: امّ ''ماں''، امّۃ ''ایک نظریہ کے حامل افراد''، امّ القراء ''ملک کا صدر مقام''۔امّ الکتاب وہ کتاب جو موضوع کے لحاظ سے بنیاد ہو، (اصطلاحاً قرآن) امام لیڈر۔

امھاتکم مرکب اضافی ہے۔ امّھات مضاف امّ کی جمع، بمعنی ''مائیں، بنیادیں''۔ کم مضاف الیہ ضمیر جمع مذکّر حاضر بمعنی

| | | |
|---|---|---|
| 1 | يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا | |
| | اے سربراہ اعلیٰ! مملکت الٰہی کے احکام سے ہم آہنگ رہو، اور کافروں یا منافقین کی اطاعت نہ کرنا۔ یقیناً مملکت الہیہ بر بناء حکمت علم والی ہے۔ | |
| 2 | وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا | |
| | اور تمہارے نظام ربوبیت نے جو کچھ تم کو عطا کیا ہے اس کی پیروی کرو۔ یقیناً مملکت الہیہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے۔ | |
| 3 | وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا | |
| | اور مملکت الہیہ پر انحصار کرو وہ بطور پشت پناہ کافی ہے۔ | |

مباحث:۔

ان آیات میں نہ تو کسی شوہر کا اپنی بیوی کو ماں کہنے کے حوالے سے احکام آئے ہیں اور نہ ہی کسی منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے جیسا سمجھنے کی ممانعت کا حکم آیا ہے۔اسی کہانی کی بنیاد پر ایک لغو روایت کے ذریعے رسالتمآب کی کردار کشی کی گئی ہے، کوئی بھی سلیم الفطرت انسان اپنے منہ بولے بیٹے سے جو اس کے گھر میں بچپن سے بیٹے کی طرح پلا بڑھا ہو، اس لیے طلاق نہیں دلوائے گا کہ اس کی بیوی سے خود شادی کرلے۔

یہ کہانی آگے کی آیات ۳۷ سے ۴۰ کی تفسیر کے تحت ہر مفسّر نے بیان کی ہے۔اس لغو و بےہودہ کہانی کی جگہ کسی صورت بھی قرآن میں نہیں ہے۔اسی سے مفسرین قرآن کی ذہنی کیفیت کا اندازہ لگا لیجئے کہ انکی سوچ کس قماش کے لوگوں کی تھی۔جدید مفسرین بھی ہر منگھڑت اور بے ہودہ بات کو صحیح ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

زیر بحث آیت میں چند الفاظ غور طلب ہیں۔۔ رجل۔۔۔ ، قلبین۔۔ ، جوف۔۔۔ ، ازواج۔۔۔ ، تظاھرون۔۔۔۔ ادعیائکم۔۔۔ ،

## ابنائکم

رجل "مرد۔، مرد کامل۔، شوہر"۔الرجالات "شخصیات۔، بڑے لوگ"۔ھو من الرجالات القوم "وہ سربرآوردہ لوگوں میں سے ہے"۔

یعنی رجل مرد کو ضرور کہتے ہیں لیکن قرآن ایسی جگہوں پر جن مردوں کی بات کر رہا ہے وہ اشخاص مرد میدان ہیں۔

قلب کے معنی بھی "دل" کے ہوتے ہیں لیکن جیسا کہ پہلے بھی کئی مقامات پر آچکا ہے قلب کے معنی "ذہن" کے بھی ہوتے ہیں۔سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد ہوا فی قلوبہم مرض "ان کے دلوں میں مرض ہے"۔یقیناؒ یہ مرض ذہنی ہے، قرآن کسی جسمانی بیماری کے متعلّق تعلیم دینے نہیں آیا۔

جوف۔۔۔، مادہ۔۔ ج و ف معنی: "کھوکھلا ہونا، خالی ہونا، کشادہ ہونا، بڑے پیٹ والا ہونا"

ازواج۔۔زوج کی جمع۔۔ بمعنی: "بیوی، ساتھی، اقسام، جماعت" وغیرہ۔

تظاھرون۔مادہ ظ ھ ر معنی: "ظاہر ہونا، غلبہ پانا، دھاندلی کرنا"

ادعیاء کم۔مادہ۔۔ د ع و بمعنی: "بلانا پکارنا، دعوت دینا، دعا کرنا، دعویٰ دائر کرنا۔مدد چاہنا" وغیرہ۔اسی بلانے کے مفہوم سے "منہ بولے بیٹے"

4 مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ

قدرت نے کسی مرد میدان کے لیے دو ذہن نہیں بنائے، اور نہ ہی تمہاری ان جماعتوں کو جن پر تم غلبہ حاصل کرتے ہو، تمہاری بنیاد بنایا۔ اور نہ ہی تمہارے نووارد جوانوں کو تمہارے ابناء قوم بنایا۔ یہ سب تمہاری اپنی کہی ہوئی باتیں ہیں، اور خدا تو حقوق کی بات فرماتا ہے اور وہی السبیل (حقوق کا راستہ) دکھاتا ہے۔

مباحث:۔

ان آیات میں اس وقت کا ذکر ہو رہا ہے جب امّ القراء کے اطراف سے آکر لوگ شامل ہو رہے تھے۔ ان کو ادعیاء کم کہا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ نہیں تھے جنہیں ابناء قوم کہا جا سکے، کیونکہ ابناء قوم تو وہی ہو سکتا ہے جو اپنے اعمال سے ثابت کرے کہ واقعی وہ مرد میدان ہے۔ اس لیے ابنآء کم پہلے سے شامل ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو ابنا کہلانے کے واقعی حقدار تھے۔

نئے آنے والے لوگوں کے ساتھ ان کی ہم خیال جماعت کے لوگ بھی شامل تھے، جن کو ان کی ازواج کہا گیا ہے۔ ان لوگوں کو جو حال ہی میں شامل ہوئے ہیں ان کو وہ درجہ نہیں دیا جا سکتا جو پہلے سے آزمائشوں سے گزرے ہوئے لوگوں کو دیا جاتا ہے اور جو ثابت کر چکے ہیں کہ وہ مملکت خداداد کے فرمانبردار ہیں اور جن کو رجال مرد میدان کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔

5 ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ ۚ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ وَلَٰكِن مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

ان نووارد جوانوں کوان کے رہنما کے حوالے سے ہی بلاؤ۔۔ کہ خدا کے نزدیک یہی بات درست ہے۔ اگر تم ان کوان کے رہنما سے ناواقف جانو تو وہ دین کے معاملے میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور وہ بات جس کے معاملے میں تم نے غلطی کی ہو، اس میں تم پر کوئی گرفت نہیں، علاوہ اس بات کے جو ارادہ و اختیار سے کی گئی ہو اور مملکت خداداد حفاظت فراہم کرنے والی بارحمت ہے۔

مباحث:۔

اس جگہ کسی نوجوان کے خاندانی آباء واجداد کی بات نہیں ہو رہی ہے بلکہ ان نوجوانوں کے آبائی نظریات کی بات ہو رہی ہے جو نوجوان لوگ اس معاشرے میں نئے نئے داخل ہوئے ہیں۔ یہ ایک احتیاطی تدبیر ہے کہ ہر نئے آنے والے کو بغیر تطہیری عمل سے گزارے، وہ حیثیت نہ دو جوان لوگوں کو ملی ہے جو اس تطہیری عمل سے گزرنے کے بعد ثابت کر چکے ہیں کہ وہ اس معاشرہ کا حصّہ بننے کے حقدار ہیں۔ البتّہ اگر ان میں اپنے آباء کے پرانے نظریات نظر نہ آئیں تو ان کو اپنے معاشرے میں بالکل اپنوں کی طرح ضم کر لو۔ اس حکم کو پس پشت ڈال کر ایک شخص کی کہانی گھڑی گئی جس کا نام زید رکھا گیا اور بات کیا سے کیا بنا دی گئی۔

کہا گیا کہ زید نام کا ایک لڑکا جس کی حیثیت غلام کی تھی، رسول اللہ کے گھر میں پرورش پا کر جوان ہوا اور اس کی شادی رسول اللہ نے خود اپنی پھوپھی زاد بہن سے کروائی۔ لیکن ایک دن رسول اللہ نے اس خاتون کو عریاں دیکھ لیا۔ اسی وقت رسول اللہ اس پر فریفتہ ہو گئے۔ زید کو جب علم ہوا تو ان کے دل سے خاتون اتر گئیں جس کے نتیجے میں زید نے اس خاتون کو طلاق دے دی، جس کے بعد اللہ نے حکم نازل کر کے رسول اللہ سے اس خاتون کی شادی کرا دی۔

اس کہانی کو تقویت دینے کے لیے ان ابتدائی آیات کا بھی مفہوم مسخ کر کے منہ بولے بیٹوں پر چسپاں کر دیا گیا اور ایسی بات قرآن میں داخل کی گئی جو کسی بھی سلیم الفطرت شخص کو قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ اس کہانی کی تفصیل الگ الگ انداز سے بیان کی گئی ہے، قارئین اگر چاہیں تو کسی بھی تفسیر کو اٹھا کر دیکھ لیں۔

| | |
|---|---|
| 6 | النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا |

| | | |
|---|---|---|
| | مومنوں کے لیے اپنے لوگوں کے مقابلے میں سربراہ سب سے بڑھ کر ولی اور پشت پناہ ہیں۔اور ان کی جماعتیں اُن سب کے لئے بنیادی امتیں ہیں اور مومنین و مہاجرین میں سے مملکت الهیہ کے قانون کے مطابق رحم والے افراد بھی ایک دوسرے کے لیے ولی ہیں،اور یہ کہ تم اپنے سرپرستوں کے لیے جو بھی کرو تو معروف طریقے سے کرو۔یہ حکم قانون میں لکھ دیا گیا ہے۔ | |
| 7 | وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا | |
| | اور جب ہم نے سربراہان سے ان کا عہد لیا یعنی تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ ابن مریم سے۔اور عہد بھی اُن سے پکا لیا۔ | |
| 8 | لِّيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ ۚ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا | |
| | تاکہ وہ سچ کر دکھانے والوں سے اُن کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے انکار کرنے والوں کے لیے تکلیف دہ سزا تیار کر رکھی ہے۔ | |
| 9 | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا | |
| | امن کے قائم کرنے والو مملکت الهیہ کی اُس نعمت کو یاد کرو جب فوجیں تم پر چڑھ آئیں تو ہم نے اُن پر ایسی قوّت یعنی لشکر بھیجے کہ جن کو تم نے دیکھا ہی نہ تھا۔اور جو کام تم کرتے ہو اسے مملکت الهیہ سمجھتی ہے۔ | |

مباحث:۔

ریحاّ:۔۔مادہ ر و ح مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے۔۔"روح، راحت"۔ ریح "ہوا"۔۔القاموس الوحید صفحہ ۶۸۳ پر الریح کے تحت لکھا ہے۔۔۔(۱)۔"چلتی ہوا، تیز ہوا"(۲)۔"رحم، مہربانی"(۳)۔"مدد"(۴)۔"غلبہ، اقتدار"(۵)۔"طاقت"اور"شوکت"...وغیرہ

لفظ بصیرۃ جو سمجھ بوجھ کے لیے استعمال ہوتا ہے، اسی لیے ہم نے دیکھنے کی بجائے سمجھ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

ایک بات اور دیکھ لیجئے کہ اس جگہ کسی جنگ کی بات ہو رہی ہے...اسی لیے اس سے قبل آیات میں بھی ان لوگوں کے متعلّق جو نئے اس معاشرہ کے افراد بنے تھے، کہا گیا کہ ان کے پہلے نظریات کے متعلّق معلوم کرلو۔ اور اگر یہ احساس ہو جائے کہ اب ان کا تعلق پرانے نظریات سے نہیں ہے تو ان کو اپنا بھائی سمجھو۔

10 إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا

جب وہ تمہارے اُوپر اور نیچے کی طرف سے چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور دل سینے میں دہلنے لگے تھے، اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

11 هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا

وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔

12 وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا

اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی، کہنے لگے کہ مملکت الہیہ اور اس کے پیامبر نے ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔

| | | |
|---|---|---|
| 13 | وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا | |
| | اور جب اُن میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہل یثرب، تمہارے لیے کوئی ٹھکانا نہیں اس لیے لوٹ جاؤ، اور ایک گروہ ان میں سے منتظم سے اجازت مانگنے لگا اور کہنے لگا کہ ہمارے ادارے کھلے پڑے ہیں… حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے۔وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے۔ | |
| 14 | وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا | |
| | اور اگر فوجیں اس کے اطراف سے ان پر آ داخل ہوتیں اور پھر ان سے آزمائش کا مطالبہ ہوتا تو لازماً آ جاتے،اور اس کو بہت ہی آسان محسوس کرتے۔ | |
| 15 | وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا | |
| | حالانکہ پہلے مملکت خداداد سے اقرار کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیریں گے۔۔اور مملکت خداداد سے کیے گئے عہد کی لازماً بازپرس ہوتی ہے۔ | |
| 16 | قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا | |
| | کہہ دو کہ فرار ہونا تم کو کچھ فائدہ نہ پہنچائے گا۔اگر تم ناکامی یا لڑائی سے فرار ہونے میں کامیاب ہو بھی گئے تو بھی تم بہت کم فائدہ اٹھاؤ گے۔ | |

| | |
|---|---|
| 17 | قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا |
| | کہہ دو کہ اگر مملکت خداداد تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے یا اگر تم پر مہربانی کرنی چاہے تو تم کو کون اس سے بچا سکتا ہے اور یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو نہ تو اپنا سرپرست پائیں گے اور نہ ہی مددگار۔ |
| 18 | قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا |
| | مملکت الٰہیہ تم میں سے ان لوگوں کو جان چکی ہے جو لوگوں کو منع کرنے والے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہنے والے کہ ہماری طرف چلے آؤ۔۔۔اور خود بھی لڑائی میں بہت کم ہی آتے ہیں۔ |
| 19 | أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا |
| | کیا یہ تمہارے بارے میں لالچی ہیں؟ پس جب ڈر کا وقت آئے تو تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے وہ شخص جس پر موت طاری ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہے تو تیز تیز زبان چلاتے ہوئے تم سے ملیں گے اور تمہارے لیے مال میں بخل کریں گے۔ یہ لوگ ہرگز امن والے نہیں ہیں۔ اس لیے مملکت لٰہیہ نے ان کے اعمال بے نتیجہ قرار دے دیئے۔ اور یہ بات مملکت خداداد کے لیے مشکل نہیں۔ |

مباحث:۔

شحّہ مادہ ش ح ح معنی "کنجوسی کرنا، بخل کرنا"۔۔۔شحّ علی شئ "حریص ہونا، خواہشمند ہونا"۔۔

| | | |
|---|---|---|
| 20 | يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا | |
| | وہ خیال کرتے ہیں کہ فوجیں گئی ہی نہیں۔ اور اگر لشکر آ جائیں تو تمنا کریں کہ کاش دیہاتیوں میں جا بسیں۔،اور تمہاری خبریں پوچھا کریں...اور اگر یہ تمہارے درمیان ہوتے تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیتے۔ | |
| مباحث:۔ اعراب مادہ ع ر ب معنی۔۔۔ ر کی زیر کے ساتھ "لکنت کے بعد صاف زبان والا ہونا"۔ ر پر پیش کے ساتھ "فصیح اللسان ہونا، کلام کو واضح کرنا"۔۔الف کے نیچے زیر کے ساتھ "لفظ پر حرکات (زبر زیر پیش) لگانا، اعراب لگانا یعنی رفع، نصب، جر"۔۔الف کے اوپر پیش کے ساتھ "دیہات کے رہنے والے"۔ | | |
| 21 | لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا | |
| | یقیناً تم لوگوں میں سے ہر اس شخص کے لیے رسول اللہ کی زندگی میں پیروی کا نمونہ ہے، جو مملکت خداداد اور اچھے نتائج کی خواہش رکھتا ہو اور احکام الٰہی کو عمل میں یاد رکھے۔ | |
| 22 | وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا | |
| | اور جب مومنوں نے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا مملکت الہیہ اور اس کے پیامبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور مملکتالہیہ اور اس کے پیامبر نے سچ کر دکھایا۔ اور اس طرح ان کی امن اور تسلیم و رضا کی کیفیت میں اضافہ ہوا۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| 23 | مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا | |
| | اہل امن میں کتنے ہی ایسے باکردار اشخاص ہیں کہ جو اقرار اُنہوں نے مملکت خداداد سے جو عہد کیا، اس کو سچ کر دکھایا...اس لئے ان میں بعض ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہداری پوری کی،اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور وہ بالکل نہیں بدلے۔ | |
| 24 | لِّيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا | |
| | تاکہ مملکت الہیہ سچ کر دکھانے والوں کو اُن کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو اگر قانون مشیت ہو تو عذاب دے یا اُن پر مہربانی کرے۔بے شک مملکت خداداد بارحمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔ | |
| 25 | وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا | |
| | اور جو کافر تھے اُن کو مملکت الہیہ نے پھیر دیا، وہ اپنے غصے کے سبب کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے۔اور مملکت الہیہ مومنوں کی لڑائی کے لئے کافی تھی۔اور مملکت الہیہ طاقتور وزبردست ہے۔ | |
| 26 | وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا | |
| | اور اہل کتاب میں سے جنہوں نے اُن پر زبردستی کی تھی اُن کو اُن کے قلعوں سے اُتارا، اور اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیا، تو تم ایک گروہ سے لڑائی کرتے تھے اور ایک گروہ کو قید کر لیتے تھے۔ | |
| 27 | وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا | |

| | | |
|---|---|---|
| | اور اُن کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے مال کا اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا، تم کو وارث بنا دیا۔ اور مملکت الٰہیہ ہر ہر چیز کے پیمانے بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ | |
| 28 | يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا | |
| | اے سربراہ اعلیٰ! اپنی قوم کے لوگوں کو بتا دو کہ "اگر تم ادنٰی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے دوں اور اچھے انداز سے رخصت کر دوں"۔ | |
| 29 | وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا | |
| | اور اگر تم مملکت الٰہیہ اور خوشحال معاشرے کے طلبگار ہو تو تم میں جو حسن سلوک سے رہنے والی قومیں ہیں اُن کے لیے مملکت الٰہیہ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ | |
| 30 | يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا | |
| | اے سربراہ مملکت کی جماعتو! تم میں سے جو کوئی غیر الٰہی احکام پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اس کو دوگنی سزا دی جائے گی۔ اور یہ بات مملکت الٰہیہ کے لیے آسان ہے۔ | |
| 31 | وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا | |
| | اور تم میں سے جو جماعت بھی مملکت الٰہیہ کی فرمانبردار رہے گی اور اصلاحی عمل کرے گی، اس کو ہم دوگنا اجر دیں گے اور اس کے لیے ہم نے ان کی ضروریات زندگی کو باعزت تیار کر رکھی ہے۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| 32 | يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا | |
| | اے سربراہ مملکت کی جماعتو! تم دوسری اور جماعتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم متقی رہنا چاہتی ہو تو احکام میں نرمی نہ کیا کرو تاکہ وہ کہ جس کے دل میں نفاق کا مرض ہے، کوئی امید پیدا کرے۔ اور جو حکم کرو وہ دستور کے مطابق کیا کرو۔ | |
| 33 | وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا | |
| | اور اپنے اداروں کے معاملے میں وقار پیدا کرو، اور جس طرح پہلے جہالت میں بلندی کا اظہار کرتے تھے اس طرح کا اظہار نہ کرو اور الٰہی احکام پر مبنی نظام قائم کرو، اور معاشرے کی خوشحالی کا فریضہ انجام دیتے رہو۔ اور مملکت خداداد کی اطاعت کرتے رہو۔ مملکت خداداد کا ارادہ ہے کہ وہ مملکت کے ادارے کی اہلیت والوں کو برائیوں سے پاک کرے، اور تمہاری حقیقی تطہیر کرے۔ | |
| مباحث:۔<br>" تبرّجن "۔۔مادہ ب ر ج۔۔ معنی۔۔ "بلند و نمایاں ہونا، زیبائش کرنا۔۔ قلعہ، محل۔ رکن، فصیل پر بنا ہوا برج"۔ اردو میں بھی "برج اور برجی" کا استعمال معروف ہے۔ | | |
| 34 | وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا | |

| | | |
|---|---|---|
| | اور تمہارے اداروں کے بارے میں جو مملکت الٰہیہ سے احکام اور ان کے مقاصد جاری ہوتے ہیں ان کو یاد رکھتے ہوئے عمل پیرا رہو۔ بے شک مملکت الٰہیہ باریک بین اور باخبر ہے۔ | |
| | آیت نمبر ۳۵ میں دس الگ الگ خصوصیات کے لوگوں کا ذکر آرہا ہے... جس میں مذکّر اور مونّث کے صیغے آئے ہیں۔<br>سب سے پہلے تو سوچنے کی یہ بات ہے کہ....... کیا مومن میں باقی خصوصیات نہیں تھیں، جو اس کو مسلمین کی جماعت سے علیحدہ بیان کیا گیا؟<br>اسی طرح کیا المسلمین و المسلمات میں باقی مذکورہ صفات نہیں پائی جاتی تھیں؟<br>آخر کیا وجہ ہے کہ سب کو علیحدہ علیحدہ انواع کے تحت بیان کیا گیا ہے؟۔۔یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جس کو مسلم کہا گیا وہ مومن نہ ہو یا صابر نہ ہو یا صائم نہ ہو اور مملکت خداداد میں انسانوں کی الگ الگ اقسام ہوں۔--------- ہر مسلم یقیناً مومن بھی تھا، قانت بھی تھا، صادق بھی تھا.... وعلیٰ ہذالاصول۔۔ایک مسلم اس وقت تک مسلم کہلانے کا حق نہیں رکھتا جب تک کہ اس میں مذکورہ خصوصیات موجود نہ ہوں۔<br>غور کرنے سے یہ بات کھل کر سامنے آجائیگی کہ یہ مملکت خداداد کے تحت الگ الگ اداروں کی ذمہ داریوں کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ | |
| 35 | إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا | |

| | | |
|---|---|---|
| | اطاعت کرانے والے اوران کے ادارے کے لوگ، امن قائم کروانے والے اوران کے ادارے کے لوگ، فرمانبرداری کرانے والے اور ان کا ادارہ سچ کر دکھانے والے اور ان کا ادارہ، استقامت سے کھڑے کروانے والے اور ان کا ادارہ۔، احکامات پر عمل پیرا ہونے والے اوران کا ادارہ اور سچ کر دکھانے والے لوگ اوران کی ساتھی جماعت، تصدیق کرنے والے اوران کی ساتھی۔، احکامات کے خلاف جانے سے رکنے اور روکنے والے اور۔، اپنی کمی و کمزوری کی اصلاح کرنے والے اوران کی ہم خیال جماعت، اور مملکت کے احکامات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے والے اوران کے ہم خیال لوگ۔۔۔۔۔۔بے شک ان کے لیے مملکت خداداد نے حفاظت اور اجر عظیم تیّار کر رکھا ہے۔ | |
| 36 | وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا | |
| | اور کسی مومن یا اس کی ساتھی جماعت کو حق نہیں ہے کہ جب مملکت خداداد یا اس کا سربراہ کوئی حکم کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جس نے بھی مملکت الہیہ یا اس کے سربراہ کی نافرمانی کری تو وہ صریح گمراہ ہو گیا۔ | |
| 37 | وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا | |

اور جب تم اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر مملکت خداداد اور تم نے احسان کیا تھا "اپنی ساتھی جماعت کو اپنے ساتھ رکھو، اور احکام الٰہی سے ہم آہنگ رہو اور تم وہ بات چھپا رہے ہو جو مملکت خداداد کھولنا چاہتی ہے اور تم لوگوں سے ڈر رہے ہو جبکہ مملکت خداداد زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس سے ڈرا جائے، پس جب مزید اضافہ کی ضرورت نے تقاضا کیا (مزید بڑھوتری کی ضرورت محسوس ہوئی) تو ہم نے تمہاری ساتھی جماعت کو تمہاری سپرداری میں دے دیا تاکہ مومنین کو جب مزید اضافہ کی ضرورت کا تقاضا ہو تو ان کو ان کی ساتھی جماعتوں کے معاملے میں کوئی تنگی نہ ہو، اور مملکت خداداد کا حکم تو ہو کر رہنے والا ہے۔"

مباحث:۔

اس آیت میں دو الفاظ قابل غور ہیں۔(۱) **امسک** (۲) **زوجنا کھا**۔

**امسک** مادہ(م س ک) معنی:۔۔"پکڑے رکھنا، تھامنا، پکڑنا"

**زوجنا کھا** مادہ(زوج) معنی:۔۔"دو کو ملانا، مربوط کرنا" **ھما زوج و ھما زجان** "وہ دونوں باہم مربوط ہیں، ان کا جوڑا ہے"۔

**م س ک** اور **ز و ج** میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آپ کسی کو اگر کسی بندھن یا معاہدے کے بغیر روکتے ہیں تو وہ **امساک** ہوگا، لیکن اگر آپ دونوں

کے درمیان کوئی معاہدہ ہو جائے تو وہ **زوج** کی کیفیت ہوگی۔

اس آیت سے پہلے جنگی کیفیت ہے اور ان افراد کی بات ہو رہی ہے جن کا تعلق پہلے دشمن گروہ سے تھا اور ان کی اپنی ایک ہم خیال جماعت بھی تھی جس سے اب علیحدگی کا اظہار کرنا چاہ رہے تھے۔

اس آیت سے ایک اور بات بھی واضح ہو گئی کہ متبنیٰ کسے کہا گیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی قوم کے لیڈر صاحبان تو تھے لیکن اب اسلامی مملکت کے ساتھ مل گئے ہیں۔ اسی سورۃ کی آیت نمبر ۴ اور ۵ میں جن متبنیٰ کی بات کی گئی ہے وہ یہی لوگ ہیں جو اب اسلامی مملکت کے ساتھ مل گئے تھے۔ اس آیت میں ہے کہ "اور جب تم اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر مملکت خداداد اور تم نے احسان کیا تھا کہ اپنی ساتھی جماعت کو اپنے ساتھ رکھو، اور احکام الٰہی سے ہم آہنگ رہو، اور تم وہ بات چھپا رہے ہو جو مملکت خداداد کھولنا چاہتی ہے اور تم لوگوں سے ڈر رہے ہو جبکہ مملکت خداداد زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس سے ڈرا جائے، پس جب مزید اضافہ کی ضرورت نے تقاضا کیا (مزید بڑھوتری کی ضرورت محسوس ہوئی) تو ہم نے تمہاری ساتھی جماعت کو تمہاری سپرداری میں دے دیا۔" تاکہ مومنین کو جب مزید اضافہ کی ضرورت کا تقاضا ہو ان کو ان کی ساتھی جماعتوں کے معاملے میں کوئی تنگی نہ ہو۔

مَّا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا

| | | |
|---|---|---|
| | سربراہ اعلیٰ پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو مملکت الہیہ نے ان کے لیے مقرر کر دیا۔اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی مملکت الہیہ کے احکامات کا یہی دستور رہا ہے۔اور مملکت الہیہ کے ہر حکم کا ایک پیمانہ مقرر کیا جا چکا ہے۔ | |
| 39 | الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا | |
| | اور وہ لوگ جو وحی الٰہی کے پیغام پہنچاتے اور اسی کی طرف میلان رکھتے ہیں اور وہ احکام الٰہی کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔اور احکام الٰہی ہی حساب کرنے کو کافی ہیں۔ | |
| 40 | مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا | |
| | محمد تمہارے مرد میدان میں سے کسی کے پیشوا نہیں ہیں بلکہ مملکت الہیہ کے احکامات کے پہنچانے والے اور نبیوں کی مہر ہیں اور مملکت الہیہ ہر چیز سے واقف ہے۔ | |

مباحث:۔

اس سے پہلے کہ اس آیت کے متعلّق بات کی جائے، عمومی ترجمہ دیکھتے ہیں۔

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے" (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری)

اوپر دیئے گئے عمومی ترجمہ میں بھی خَاتَمَ النَّبِيِّين کا ترجمہ نبیوں کی مہر ہی کیا گیا ہے، البتّہ آخری نبی ثابت کرنے کے لیے قوسین (brackets) کا سہارا لیا گیا ہے۔ اگر ان قوسین کو ہٹا دیا جائے تو ترجمہ وہی ہو گا جو ہم نے پیش کیا ہے۔ بنیادی فرق چند الفاظ کے مفہوم میں ہے جس کے متعلّق پہلے بھی عرض کرچکے ہیں لیکن ایک مرتبہ پھر دہرا دیتے ہیں۔

ا۔۔رجال۔۔مادہ۔۔ر ج ل ۔۔ معنی مرد میداں۔ اسی لئے رجال کا ترجمہ مردوں کی بجائے مردِ میدان کیا گیا ہے۔

۲۔۔اللہ۔۔۔اللہ کا جو مظہر ہمیں نظر آتا ہے وہ اس آیت میں پیش کیا گیا ہے کیونکہ قرآن خود کہہ رہا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ جب ہماری بصیرت اس کی ماہیت تک نہیں پہنچتی تو اس کی پہچان کا ذریعہ صرف اس کی صفات ہی رہ جاتی ہیں۔ اور قرآن خود کہہ رہا ہے وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا "اللہ ہی کے احکام حسین ترین ہیں، پس انہی کے ذریعے اس کی دعوت دو"۔ اس لیے قرآن میں جہاں جہاں اللہ کا لفظ آیا ہے وہاں وہاں ہم کو سیاق و سباق کو دیکھ کر متعین کرنا پڑے گا کہ اس اسم یعنی اس صفت کا اطلاق کیا ہو گا۔ مثلاً أَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا اللہ کو قرض حسن دو۔ اس حکم کے تحت آپ کچھ رقم لے کر نکلتے ہیں کہ اللہ کو آج قرض حسن دینا ہے۔ لیکن اللہ کہیں نظر نہیں آتا اس لیے وہ رقم مجبوراً کسی محتاج کو دے کر آجاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن کبھی آپ نے پلٹ کر نہیں سوچا کہ آپ کو کسی محتاج کو رقم دینے کا نہیں کہا گیا تھا بلکہ حکم تھا کہ اللہ کو قرض حسن دو۔۔۔۔۔۔۔! کیا آپ نے اس محتاج کو اللہ سمجھ لیا تھا؟۔۔۔۔ نہیں، قطعاً نہیں، پھر ایسا کیوں کیا گیا۔۔۔؟ اس لیے کہ اس کائنات میں ہر جگہ اللہ کے احکامات کی بادشاہت ہونی چاہیئے، اور جہاں جہاں اللہ کے احکامات کی بادشاہت ہو گی وہاں وہاں مملکت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان سب ذمہ داریوں کو پورا کرے جس کا ذکر اللہ کی صفات کے ذریعے کیا جاتا ہے، اور تب ہی ایسی مملکت کو حق حاصل ہو گا کہ اس کو مملکت الہیہ کہا جائے۔ ایسی مملکت کی غیر موجودگی میں یہ فرض مومنین اور صالحین کا ہو گا کہ وہ انفرادی طور پر اس ذمہ داری کو پورا کریں۔

| | | |
|---|---|---|
| 41 | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا | |
| | اے امن کے قائم کرنے والو۔۔ مملکت الہیہ کے احکامات کی یاددہانی زیدہ سے زیادہ کیا کرو۔ | |
| 42 | وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا | |
| | اور اس کے لئے خوش آئندگی اور اصولوں کی بنیاد پر لگے رہو۔ | |
| 43 | هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا | |
| | مملکت الہیہ ہی وہ مملکت ہے جو تمہارے اوپر ایک نظام قائم کرتی ہے اور اسکے نافذین احکامات بھی ایک نظام قائم کرتے ہیں تاکہ تمہیں غلامی سے نکال کر آزادی دلائیں۔۔۔ اور وہ امن قائم کرنے والوں کے ساتھ رحم کرنے والی ہے۔ | |
| 44 | تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا | |
| | مملکت الہیہ کے دور میں انکی حیات آفرینی سلامتی ہوتی ہے اور مومنوں کے لئے باعزت بدلہ تیار رکھا ہوتا ہے۔ | |
| 45 | يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا | |
| | اے سربراہ اعلیٰ ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور پیش آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ | |
| 46 | وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا | |

| | | |
|---|---|---|
| | اور مملکت الھیہ کی طرف بلانے والااور روشن چراغ۔ | |
| 47 | وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا | |
| | اورامن قائم کرنے والوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لیے مملکت الھیہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔ | |
| 48 | وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا | |
| | اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرنا ور نہ ان کے تکلیف دینے پر انکی طرف دیکھنا۔۔اور مملکت الھیہ پر ہی<br>بھروسہ رکھنا۔اور مملکت الھیہ ہی بطور نگران وضامن کافی ہے۔ | |
| 49 | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ<br>وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا | |
| | اۓ امن کے قائم کرنے والو! جب تم مومن جماعتوں سے معاہدات کرو پھر اس سے پہلے کہ خیر یا شر کے<br>آثار نمایاں ہوں ان سے علحدگی اختیار کرلو۔۔۔ تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراؤ۔ بلکہ ان کو متاع<br>حیات دے کر خوش اسلوبی سے علحدہ کر دو۔ | |
| 50 | يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ<br>وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ<br>مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا | |

اے سربراہ مملکت ۔۔۔! مملکت نے تم کو اجازت دی ہے کہ تم ان جماعتوں کو جن کو تم ان کی اجرت دے چکے ہو اپنے ساتھ رکھ سکتے ہو۔۔۔۔اور مملکت الهیہ نے مزید ان جماعتوں کی ذمہ داری بھی تمہارے سپرد کرتی ہے جنہوں نے کسی معاہدے کے تحت اپنے اختیارات تمہارے سپرد کئے۔۔۔۔۔اور وہ جماعتیں جو تمہارے ساتھ ہجرت کرکے آئیں۔۔یعنی۔۔۔۔ تمہاری غمومی بڑی اور چھوٹی جماعتیں۔۔۔۔۔اور تمہاری چھوٹی اور بڑی نگہبان جماعتیں ۔۔۔۔۔۔ اور کوئی ایسی جماعت جو اپنی مرضی سے سربراہ کی سپردگی میں آئے بشرطیکہ سربراہ بھی ارادہ کرے یہ اجازت علاوہ مومنین کے خاص تمہارے لئے ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم کو ان جماعتوں اور اور معاہدے کے تحت جماعتوں کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں اور تاکہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے۔اور مملکت الهیہ بارحمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔

مباحث:۔

عَمّٰتِكُم۔ مادہ ع م م علامہ پرویز فرماتے ہیں العمُّ باپ کا بھائی یعنی چچا،۔۔۔العمّۃُ باپ کی بہن یعنی پھوپھی۔ اس کی جمع عمّات ہے۔ راغب نے کہا ہے کہ اس کی اصل 'غموم' سے ہے جس کے معنی 'شامل ہونے' کے ہوتے ہیں۔ ابن فارس نے کہا ہے کہ اس کے بنیادی معنی طول، کثرت، اور بلندی کے ہوتے ہیں۔ العمیم لمبے پودے کو کہتے ہیں۔ اول کھجور کے لمبے درخت کو عمّۃ کہتے ہیں۔ عمَّ الشی غموماً 'شیٔ عام ہو گئی''... یعنی تمام افراد اس میں شامل ہو گئے۔ العمامہ ہر وہ چیز جس سے سر لپیٹا جائے۔ ''عمیم الاحسان'' اردو میں مروج ہے اور خطوط غالب میں بطور لقب بمعنی ''وہ جس کا احسان عام ہو'' مذکور ہے۔

صاحب قاموس الوحید اس مادہ کے تحت معنی لکھتے ہیں۔ "عام ہونا، پھیلنا ہر جگہ یا ہر فرد کے لیے ہونا''۔ اعمَّ الرجل ''سب کے لیے صاحب خیر ہونا''۔ العم ''لوگوں کی بڑی جماعت''۔ المعمم۔ ''دستار بند، لوگوں کا منتخب کردہ کارپرداز سردار''۔

خَالَاتُكُم۔ مادہ۔۔ خ و ل۔ الخال۔ ماں کا بھائی،۔۔۔ الخالہ ماں کی بہن۔ الخال۔۔ بھلائی کا نشان جو کسی آدمی میں نظر آئے۔ فوج کا جھنڈا۔ سیاہ اونٹ۔۔۔ ھو خال مال وہ اونٹوں کا محافظ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابن فارس نے لکھا ہے کہ اس کے بنیادی معنی کسی چیز کی خبر گیری اور نگہداشت کرنے کے ہوتے ہیں۔ خوّل کسی کو سامان حشم و خدم عطا کر دینا۔ یا ایسی چیزیں دینا جن کی نگرانی یا دیکھ بھال کی ضرورت پڑے۔۔۔ اِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً (جب وہ اسے کوئی نعمت عطا کرتا ہے)

ربائب۔ مادہ۔ ر ب ب۔۔۔ نشو و نما دینا۔ پرورش کرنا، الربیبہ عہد و میثاق اور مملکت۔ اور اس کی جمع ربائب ہے (لغات القرآن۔ علامہ پرویز۔ صفحہ نمبر ۷۱۵)

| | |
|---|---|
| تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا | 51 |
| اور تم کو یہ اختیار ہے کہ ان میں سے جس جماعت کو چاہو رکھو اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہوا گر اس کو پھر اپنے پر طلب کر لو تو تم پر کچھ رکاوٹ نہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ یہ تمام مطمئن رہیں اور وہ غمناک نہ ہوں اور جو کچھ تم ان کو دو گے اس سے وہ راضی ہوں۔ اور مملکت الٰہیہ جانتی جو تم سوچتے ہو۔۔ اور مملکت الٰہیہ بربنائے بردباری علم والی ہے۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| 52 | لَّا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا | |
| | ان کے سوااور جماعتوں کی تم کو اجازت نہیں ہے اور نہ یہ کہ ان جماعتوں کو تبدیل کرو۔ خواہ ان کے حسن کارانہ اعمال کتنے ہی اچھے لگیں۔ سوائے ان جماعتوں کے جو معاہدے کے تحت تمہاری ذمہ داری بنیں اور مملکت الہیہ ہر چیز پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ | |
| 53 | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا | |
| | اے امن کے قائم کرنے والو سربراہ مملکت کے اداروں میں نہ جایا کرو مگر بغیر تماش بینی کے اس صورت میں کہ تم ذریعہ معاش کی اصلاح کے لئے جاؤ۔۔ جب تم کو بلایا جائے تو جاؤ اور جب فارغ ہو جاؤ تو کسی بات کی ٹوہ لئے بغیر پھیل جاؤ۔۔ یہ بات سربراہ کو ایذا دیتی ہے۔ اور وہ تم سے جھجکتا ہے لیکن مملکت الہیہ حق سے نہیں جھجکتی ہے۔۔ اور جب تم ان جماعتوں سے کوئی مطالبہ کرو تو پوشیدگی سے۔ یہ تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کے لئے پاکیزگی کی بات ہے۔ اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ سربراہ مملکت کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کی ماتحتی میں جو جماعتیں ہیں ان سے خفیہ معاہدے کرتے پھرو۔ بے شک یہ مملکت الہیہ کے نزدیک بڑی بات ہے۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| | | مباحث:۔<br>طَعَامٍ ۔۔مادہ۔۔ط ع م ۔۔۔ معنی۔۔کھانا کھانا، چکھنا، ذریعہ معاش۔، قدرت واختیار، هُوَلا يَطْعِمُ ۔نہ تو خود کوئی تہذیب سیکھتا ہے اور نہ ہی اصلاح اس میں کوئی خوشگوار اثر پیدا کرتی ہے۔ |
| 54 | إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا | |
| | تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو مخفی رکھو۔۔۔مملکت الہیہ تو ہر چیز سے باخبر ہے۔ | |
| 55 | لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا | |
| | ان جماعتوں پر جماعت کے بڑے لوگوں کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ ہی۔۔۔انکی جماعت کے ابناء قوم کے بارے میں ۔۔۔۔ یا اپنے ہم نظریہ لوگوں کے بارے میں۔۔۔اور نہ ہی ابناء قوم کے بارے میں۔۔۔۔۔اور نہ ہی ہم نظریہ کمزور جمائت اور ان جماعتوں کے ابناء قوم کے بارے میں۔۔۔۔۔۔اور نہ ہی ان کی کوئی اپنی ضعیف جماعت کے معاملے میں اور نہ ہی ان جماعتوں کے بارے میں جنہوں نے اپنی ذمہ داری کسی معاہدے کے تحت ان کے سپرد کی ہو۔۔۔۔۔اور اے جماعتوں مملکت الہیہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہو۔۔۔۔۔۔۔بے شک مملکت الہیہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ | |
| 56 | إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا | |

| | | |
|---|---|---|
| | مملکت الہیہ اور اس کے نافذین احکامات سربراہ مملکت کے پشت پناہ ہیں۔اۓ امن کے قائم کرنے والو تم بھی ان کی پشت پناہی کرو اور سلامتی اور تسلیم سے پیش آؤ۔ | |
| 57 | إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا | |
| | جو لوگ مملکت الہیہ اور اس کے سربراہ کو ایذا دیتے ہیں ان کو مملکت الہیہ ادنٰی اور اعلٰی زندگی میں نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والی سزا تیار کر رکھی ہے۔ | |
| 58 | وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا | |
| | اور جو لوگ امن قائم کرنے والوں اور امن قائم کرنے والی جماعتوں پر ایسے کام کی تہمت لگاتے ہیں جو انہوں نے نہ کیا ہو تو انہوں نے بہتان اور صریح غلط بات کے بوجھ کی ذمہ داری اٹھائی۔ | |
| 59 | يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا | |
| | اے سربراہ مملکت اپنی مطیع اور ماتحت جماعت اور اہل امن کی زیر نگراں جماعت سے کہہ دو کہ اپنی جنگی صلاحیت والے لوگوں کو قریب رکھیں۔ یہ امر ان کے لئے قریب تر ہو گا کہ وہ پہچان لی جائیں گی اور تکلیف نہ دی جا سکیں گی۔اور مملکت بارحمت حفاظت فراہم کرنے والی ہے۔ | |

مباحث:۔

۔ كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا اللہ بارحمت حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔ غمومی ترجمہ اور اس سے منسلک کہانی بتاتی ہے، کہ اللہ کی مملکت اتنی کمزور تھی کہ اوباش لوگ نہ صرف نساء المومنین کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے تھے بلکہ نبی کی بیویوں کو بھی تنگ کیا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔یاللعجب۔ کتنی مضبوط اسلامی مملکت ہے۔۔۔!؟! بجائے اس کے کہ ان اوباش لوگوں کو پکڑ کر سخت سے سخت سزا دے مملکت خود اپنے سربراہ کی بیگمات کو حفاظت نہیں دے سکتا تھا۔۔؟ بلکہ ان اوباش لوگوں کے ہوتھوں مجبور مملکت کہتی ہے کہ تم اوڑھنی لے کر نکلا کرو۔

کیا کبھی سوچا کہ ان بدمعاشوں سے بچنے کا کتنا تیر بحدف نسخہ ہے۔۔۔۔اگر پہلے وہ لباس سے پہچانی نہ جاتی تھیں تو اب تو ان بدمعاشوں کو اپنا حدف پہچاننا بھی مشکل نہ رہا۔۔

جَلَابِيبِهِنَّ ۔۔مادہ۔۔ ج ل ب (بحوالہ تنزیل)۔۔جانور کو ہانکا جانا، کسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔اہل وعیال کے لئے کمائی کرنا۔درآمدی مال۔، جلب و اجلب القوم ۔لوگوں کو جمع کرنا۔لوگوں کا جنگ کے لئے اکٹھا ہونا۔شوروغل مچانا، غل غپاڑہ کرنا۔بدخلق ہونا، کسی کو دھمکی دینا، گھبرانا، کسی کے خلاف جرم کرنا۔۔ قُبض کشادوا (المنجد)

زمانے کی سختی، کسی پر سختی وظلم کرنا۔وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم ۔۔(۱۷:۶۲) تو ان کے خلاف تمام لشکر جمع کرلا۔

| | |
|---|---|
| لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا | 60 |
| اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو شہر میں ہنگامہ کرتے ہیں اگر باز نہ آئے تو ہم تم کو ان پر مسلط کردیں گے اور پھر سوائے چند کے ان کو تمہارے قریب بھی پھٹکنے نہ دیں گے۔ | |

وَالْمُرْجِفُونَ ۔۔مادہ۔ر ج ف ۔۔ کسی چیز کا حرکت میں آنا، لرزاٹھنا۔زلزلہ آجانا۔

| | | |
|---|---|---|
| 61 | مَّلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا | |
| | ایسے لوگوں کو مملکت کی نعمتوں سے محروم کردو اور جس ثقافت میں پاؤ ان سے لڑائی کرو۔ | |
| 62 | سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا | |
| | جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی مملکت الہیہ کا یہی طریقہ رہا ہے اور تم مملکت الہیہ کے طریقے میں کوئی تغیر وتبدل نہ پاؤ گے۔ | |
| 63 | يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا | |
| | لوگ تم سے تصادم کی بابت دریافت کرین گے۔ کہہ دو کہ اس کا علم تو مملکت الہیہ ہی کو ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ تصادم کی گھڑی قریب ہی آ گئی ہو۔ | |
| 64 | إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا | |
| | بے شک مملکت الہیہ نے انکاری لوگوں کو اپنی نعمت سے محروم کر رکھا ہو۔ اور ان کے لئے قید خانہ تیار کر رکھا ہو۔ | |
| 65 | خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا | |
| | اس میں ابدالآباد رہیں گے۔ نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار | |

| | | |
|---|---|---|
| 66 | يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا | |
| | جس دور میں ان کی توجہات کو آگ میں بھسم کر دیا جائے گا تو کہیں گے اے کاش ہم نے مملکت الہیہ اور اس کے پیغامبر کے احکامات کی فرمانبرداری کی ہوتی۔۔۔۔! | |
| 67 | وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا | |
| | اور کہیں گے کہ اے ہمارے نظام ربوبیت ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا کہ جس کی وجہ سے انہوں نے ہم کو صحیح راستے سے گمراہ کر دیا۔ | |
| 68 | رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا | |
| | اے ہمارے نظام ربوبیت ان کو دگنا عذاب دے اور ان کو اپنی نعمتوں سے محروم کر دے۔ | |
| 69 | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا | |
| | ائے امن کے قائم کرنے والو تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی تو مملکت الہیہ نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ مملکت الہیہ کی نظر میں صاحب مقصد و منزل تھے۔ | |
| 70 | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا | |
| | ائے امن کے قائم کرنے والو مملکت الہیہ کے احکامات سے ہم آہنگ رہو اور قول و فعل میں درستگی اختیار کرو۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| 71 | يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا | |
| | وہ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہاری غلط روش کے نقصانات سے تم کو محفوظ رکھے گا۔ اور جو شخص مملکت الٰہیہ اور اس کے پیغامبر کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک وہ تو کامیاب و کامران ہو گیا۔ | |
| 72 | إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا | |
| | ہم نے مملکت الٰہیہ کی ذمہ داری عوام و خواص اور مرد میداں کو سونپی تو وہ اس کی ذمہ داری کے معاملے میں خیانت سے ڈر گئے،، اور انسان نے اس کی ذمہ داری اٹھائی کہ وہ بہت ظالم و جاہل ہے۔ | |
| | مباحث:۔<br>أَبَيَ أَن احمِلُ ۔۔۔ یہ محاورہ ہے جس کا مفہوم ہے ''امانت میں خیانت کرنا۔'' لفظی معنی بھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں ''کسی ذمہ داری کا انکار کرنا۔ کیونکہ قرآن کو ایک امانت کہا گیا ہے اس لئے اس میں کوتاہی یا گڑبڑ خیانت ہے۔<br>اس آیت کا مفہوم ہے کہ مملکت کے بڑے بڑے عالم فاضل اور باہمت افراد نے اس امانت کی ذمہ داری اٹھانے میں پس و پیش کیا کی اس امانت میں کوئی خیانت نہ ہو جائے۔ لیکن اس کو جاہل اور ظالم اشخاص نے نتائج کا سوچے بغیر اس کی ذمہ داری اٹھا لی۔ | |
| 73 | لِّيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا | |
| | تاکہ مملکت الٰہیہ منافق مرد و زن اور مشرک مرد و زن کو سزا دے اور مومن مرد و زن پر مہربانی کرے۔ اور مملکت الٰہیہ تو بار حمت محفوظ رکھنے والی ہے۔ | |